فرنگیوں کا جال

پرتگیزی دورسے عہد اکبری، جہانگیری، شاہجہانی اور عالمگیری درباروں میں فرنگیوں مشنریوں اور حسین و جمیل عورتوں نے نصرانی مذہب کو ہندوستان میں پھیلانے اور خاص طور پر غدر کے زمانے میں جو طوفانی پروپگنڈہ ہندوستانیوں کے مذہب اور دھرم کو بدلنے کے لئے کیا اور اس کا بے دھڑک علماء کرام نے مقابلہ کیا۔ باغی بنائے گئے اور ہند سے ہجرت کی، اس عالم گمنامی کے حالات کی یہ تاریخ ہے۔

امداد صابری

امداد صابری پبلشر چوڑی والان دہلی

ممنون

میں اس حقیر تاریخی لٹریچر کو جو غدر کے زمانے کے علماء کرام کی مجاہدانہ علمی کارنامے ہیں اور عالم گمنامی کی نظر بن چکے ہیں اس مقدس ہستی کے نام ہے جن کے اصول اور خیالات نے مجھ کو اور ملک کو فرنگیوں کا باغی بنایا ممنون کرتا ہوں جس کا نام نامی شیخ المشائخ حضرت العلامہ

شاہ امداد اللہ مہاجر مکی و مدنی

ہے اللہ تعالیٰ مجھ کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا سچا پیرو ثابت کرے

خاکپائے بزرگان

امداد صابری

چوڑی والان ۔ دہلی

یکم جنوری ۱۹۴۹ء

سبب تالیف

انگریزوں کے ابتدائی اقتدار و حکومت کے زمانہ میں ہندوستان کے اندر علماء کرام کا ایک گروہ تھا جن کو مخالفین اور انگریز وہابی کہتے تھے۔ اس مقدس جماعت کا کام نصاریٰ کے بڑھتے ہوئے سیاسی اور مذہبی اقتدار کو نیست کرنا تھا۔ اس کی ابتدا شاہ ولی اللہ نے ڈالی تھی یوں سمجھنا چاہیئے کہ یہ جماعت منظم و غیر منظم دو طبقوں میں بٹی ہوئی تھی منظم طبقہ مجاہدین بالسیف فوجی نظام کے ماتحت جس کی ڈیوٹی یہ تھی کہ مسلمانوں میں مجاہدانہ جنگی اسپرٹ پیدا کرکے اور اس کو جماعتی شکل دے کر اسلحات کی فراہمی کے ساتھ ملک میں بغاوت کی آگ لگائے اور حکومت کے اقتدار کو پاش پاش کرنے کے بعد ملک کو آزادی دلوائے۔

دوسرے منظم طبقہ کا کام تھا کہ وہ اپنی علمی قابلیت سے تحریری و تقریری پروپگنڈا کے ذریعے نصاریٰ کی تحریر و تقریر اور مشنریوں کے طوفانی کام کا جواب دے کر اس کا سد باب کرے، اور پادریوں کے گمراہ کن ہتھکنڈوں اور سرمایہ کے لالچ میں پھنسا کر مذہب بدلنے والے جال کے پھندوں سے غریب ہندوستانیوں کو محفوظ رکھے۔

پہلے طبقے میں حضرت مولانا سید احمد اور حضرت مولانا اسمعیل شہید حضرت حاجی امداد اللہ اور حافظ ضامن شہید، مولوی ولایت علی مولوی فرحت حسین، مولوی شاہ محمد حسین مولینا محمد جعفر تھانیسری وغیرہ تھے۔

دوسرے طبقے میں مولانا آل حسن، مولانا رحمۃ اللہ، ڈاکٹر وزیر خاں، حضرت العلامہ مولانا محمد قاسم، مولانا شرف الحق، مولانا محمد علی مونگیری، مولانا ابو المنصور تھے۔

پہلا طبقہ جنگ جو تھا، اس نے انگریزوں سے جنگ کی اور ستیانہ اور ملکا کیمپ قائم کرکے سرحدی قبائل اور دریائے سندھ کے کنارے سنہ ۱۸۵۶ء سے سنہ ۱۸۶۸ء تک فوجی شکل میں مقابلہ کیا، یہ تاریخی جنگی حیثیت کے مالک تھے۔ اس لئے انہوں نے تاریخ میں جگہ پائی اور دشمنوں اور مورخین کی کوششوں سے صفحۂ قرطاس کی زینت بنے۔

جو دوسرا علمی طبقہ تھا اس نے علمی جہاد کیا، محققین نصاریٰ کے کتابی و اخباری زہریلے پروپگنڈا اور نڈی دل پادریوں کے خوفناک ہتھکنڈوں کا جواب اپنی مدلل و محققانہ دندان شکن تصنیفات سے دیا، بازار، گلی کوچوں، شہروں، دیہاتوں اور جنگلوں میں دربدر سرکاری یا شہ یافتہ مشنریوں سے تاریخی اور معرکۃ الآرا مناظرے کئے، ان کے اعتراضات کے پرخچے اڑائے۔ حکومت نے ان کو باغی اور غدار کا خطاب دیا، ان کی جائدادوں کو ضبط کرکے کوڑیوں کے مول فروخت کیا، ان کو جلا وطن کیا۔ جیلوں میں سڑایا بےپناہ سزاؤں کا شکار بنایا مگر یہ مرد میدان باز نہ آئے اور ہندوستان کو مغربی سیلاب سے بچا کر مشنریوں کے دھرّے توڑے اور کام آ ہی چونکہ ان حضرات کا کام نفوس اور خاموشی کے ساتھ ہوتا تھا، اور حکومت بھی ان کے کاموں کو دبانے کی کوشش کرتی تھی اس لئے وہ گمنامی کی نذر ہوا۔

اب یہ حالت ہے کہ اس علمی طبقہ سے عوام تو بالکل ہی ناواقف ہیں اور خواص کی بھی اکثریت بے خبر ہے اس بے خبری کا یہ عالم ہے کہ اچھے پڑھے لوگوں کے سامنے اگر ان حضرات کا یا ان کی تصنیفات و کارناموں کا ذکر کیا جاتا ہو تو تعجب و حیرت سے سنتے اور دیکھتے ہیں یا ان کی جرأت و ہمت اور قابلیت سے واقف ہونا تو کجا ان کے ناموں تک سے ناآشنا ہیں، بے ذوقی کی یہ حالت ہے کہ ان کی تصنیفات کی اشاعت اور مطالعہ کا سلسلہ بند ہو کتابیں الماریوں یا دیمک کی نذر ہوئی ہیں۔

اس گمنامی اور بے توجہی کے پیش نظر ضروری سمجھا گیا کہ اس گروہ کی مجاہدانہ تاریخ لکھی جائے اور علمی دنیا میں لائی جائے

ہی یہ تھا چنانچہ پریس کے بھی ورنیکلر مشنوں کے طفیل ہو گئے۔ یورپ کے کئی مشنری اپنے ساتھ ٹائپ کی چھپائی لے کر آئے، تاکہ ہندوستانیوں کے لئے عیسائیت کا تبلیغی لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے چھاپا جائے۔

سب سے پہلے ولندیزی مبلغوں ڈچ مشنری نے مدراس میں ٹائپ (لوہے کے) حروف کے چھاپے خانے قائم کئے۔ یہ ٹائپ رومن رسم الخط تھا۔ اس لئے ہندوستانیوں کے لئے بے کار تھا۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے چنانچہ ضرورت نے فارسی ٹائپ کو ایجاد کیا، اور کلکتہ گزٹ فارسی حروف کے ٹائپ میں چھپنا شروع ہوا۔ جو فارسی زبان میں نکلتا تھا۔ اور دہلی دربار کی باقاعدگی کے ساتھ اس میں خبریں درج ہوتی تھیں۔ کلکتہ گزٹ کی اشاعت بابت ۴ مارچ سنہ ۱۷۸۴ء کا تذکرہ کیا گیا ہے جس میں دہلی مغل دربار کی اطلاعات نمایاں طور پر ملتی ہیں۔ کچھ عرصہ تک یہی ٹائپ طباعتی اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا رہا، چنانچہ فورٹ ولیم کالج اور دہلی کالج کی تمام مطبوعات اسی ٹائپ پر چھپتی تھیں۔ لکھنؤ میں نواب غازی الدین حیدر کے زمانہ سنہ ۱۸۱۴ء میں ٹائپ کا مطبع قائم ہوا، اور دہلی میں سنہ ۱۸۳۷ء میں ٹائپ کا پریس کھولا گیا۔ اور ۱۷۹۶ء میں گوبرگ کے ایک موجد سینی فلوڈر نے پتھر کی چھپائی لیتھوگرافی کا طریقہ ایجاد کیا۔ اس لئے یہ طریقہ بہت جلد ہندوستان میں عام ہو گیا اور سب سے پہلے لیتھو کا سنگی مطبع ایک انگریز مسٹر آرچر نے کانپور میں سنہ ۱۸۳۰ء میں قائم کیا۔ اس سال کے بعد تمام ہندوستان میں لیتھو کے چھاپے خانے کھلنے لگے۔ سنہ ۱۸۴۹ء میں صرف ممالک مغربی و شمالی یعنی موجودہ دہلی پنجاب و آگرہ میں ۲۳ مطبع تھے جن میں سے صرف ۱۲ لکھنؤ میں تھے۔

انجیل کے ترجمے

ان عیسائی اور یورپین دماغوں نے اردو ہندی وغیرہ کی گرامر (لغت) کی طرف اتنی توجہ اتنے شغف کے ساتھ کیوں دی ظاہر ہے کہ بائبل کو گھر گھر پہنچانا تھا۔ چنانچہ ان کاوشوں کے بعد پادری جان شلر جس نے پہلے اردو کی لغت تیار کی اس نے ہی خود سنہ ۱۷۴۸ء میں چار سال کے بائبل کا اردو ترجمہ کیا ایسٹ انڈیا کمپنی نے سنہ ۱۸۰۰ء میں انجیل کا ترجمہ جو میرزا فطرت نے کیا تھا شائع کروایا .... بعد پادری مارٹن نے انجیل کے عہد جدید کا ترجمہ سنہ ۱۸۱۴ء میں یونانی زبان سے اردو زبان میں کیا۔ پھر سرامپور کے مشنریوں نے پوری بائبل کا ترجمہ پانچ جلدوں میں سنہ ۱۸۱۶ء تا سنہ ۱۸۱۹ء تک شائع کیا۔

کتابیں اور ٹریکٹ

فرنگیوں نے ہندوستان میں پاؤں جماتے ہی ہندوستان کی تمام قوموں پر نصرانیت کا تسلط و غلبہ کرنے کے لئے جماعتی تنظیم کے ساتھ زبانی پروپیگنڈہ کے علاوہ تحریری یعنی کتابی اور ٹریکٹ کی شکل میں پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا تھا۔ ابتداء میں وہ صرف انجیل اور انجیل کی مختصر دعائیں چھپواتے اور عوام میں مفت تقسیم کرتے تھے۔ چنانچہ لارڈ ولزلی کے دور سنہ ۱۷۹۸ء میں کتب مقدسہ انجیل وغیرہ کا ترجمہ مشرقی زبانوں میں کرنے اور ان کو ہندوستان میں تقسیم کرنے کا کام باقاعدہ نظام میں آ گیا تھا اور کلکتہ بائبل سوسائٹی فورٹ ولیم کالج میں قائم کی گئی جس کی سرپرستی لارڈ ولزلی نے بڑی مالی امداد دے کر کی۔ بعد میں ہر ایک وائسرائے حتیٰ کہ لارڈ ھیسٹنگز ۱۸۱۳ء لارڈ ولیم بنٹنگ سنہ ۱۸۲۸ء اور لارڈ سر چارلس مٹکاف نے سنہ ۱۸۳۵ء نے بھی اعانت خصوصی سے سوسائٹی کو نوازا۔

سنہ ۱۸۰۴ء میں دوسری برٹش اینڈ فورن بائبل سوسائٹی نے بائبل چھاپنے اور اس کی اشاعت و وضاحت اور قدر و عظمت کی تبلیغ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اسی طرح بتدریج کئی لٹریچر شائع کرنے کے لئے حسب ذیل سوسائٹیاں وجود میں آئیں۔

(۱) بجن بک سوسائٹی کلکتہ۔ صدر دفتر برمینگھم — (۲) کرسچین نالج سوسائٹی کلکتہ
(۳) انگریزی بائبل سوسائٹی کلکتہ — (۴) نارتھ انڈین سوسائٹی مرزاپور
(۵) نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی — (۶) مدراس ٹریکٹ سوسائٹی
(۷) کرسچین ورنیکولر ایجوکیشنل سوسائٹی آف انڈیا۔

پریس

ان سوسائٹیوں نے آغاز میں ہندوستان کے مختلف پریس اور انگلینڈ کے چھاپے خانوں سے چھپائی کا کام لیا۔ جب دقت زیادہ ہونے لگی تو سنہ ۱۸۰۹ء میں چرچ مشن سوسائٹی نے انگلینڈ سے ایک پریس ہندوستان میں منگوایا جس کو انہوں نے ہیڈ کوارٹر مرزاپور میں لگایا۔

اسی سوسائٹی نے سنہ ۱۸۴۰ء میں سکندرہ آگرہ کے نزدیک ایک یتیم خانہ کھولا جس کے ساتھ ایک پریس آرفان سکول پریس کے نام سے جاری کر دیا۔ ان پریسوں کے پیچھے دیکھئے اور سوسائٹیوں نے بھی پریس لگانے شروع کر دئے جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) مطبع امریکن مشن لکھنؤ — (۲) پریسبیٹیرین مشن پریس الہ آباد — (۳) بیپٹسٹ مشن پریس کلکتہ۔
(۴) مطبع امریکن مشن لدھیانہ — (۵) الہ آباد مشن پریس — (۶) یتیمی آرفان پریس الہ آباد
(۷) مطبع ٹامسن کالج روڑکی۔

پریس لگنے کے بعد ان سوسائٹیوں نے کثیر التعداد لٹریچر شائع کر کے ہندوستانیوں میں تقسیم کیا۔ عیسائیت کی روشنی پھیلانے والی ان جماعتوں کی صرف تین سال کی رپورٹ ملاحظہ ہو۔

سنہ ۱۸۷۲ء میں ۱۰۳۶۲ انجیلیں اور دعاؤں کی کتابیں تقسیم کیں۔ سنہ ۱۸۷۳ء میں یہ تعداد ۸۱۰۱۵ تک پہنچ گئی۔ اور سنہ ۱۸۷۴ء میں ۲۵۷۱۹ کتابیں ہندوستانیوں کو دی گئیں۔

مشنری کس طرح کتابیں تقسیم کرتے تھے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے عیسائیوں کا مشنری اخبار کوکب ہند اردو رومن لٹریچر کم دسمبر سنہ ۱۸۷۹ء میں لکھتا ہے۔

"فقط ایک سوسائٹی کے ۸۰ مسیحی کتب فروشوں نے جن کا فائدہ ۹ برس سے ہے بائبل و دیگر رسالہ جات مذہب مسیحی دیہاتوں میں جہاں انجیل سنانے والے کم جاتے ہیں اور شہر کی گلی کوچوں میں چار لاکھ روپے کی قیمت کے فروخت کئے۔

گزشتہ ایک سال کے دوران میں ڈیڑھ لاکھ رسالے تقسیم ہوئے اور لاکھ سے زیادہ کتابیں فروخت کی گئیں۔ ان مرد اور عورتوں نے جو یہ کتابیں خریدنے آئیں کتابیں فروخت و تقسیم کرنے والوں سے مسیحی بننے کی درخواست کی"

قیمت بھی کس طرح سے لی جاتی تھی اس کی وضاحت عیسائی اخبار نور افشاں ۱۷ جولائی سنہ ۱۸۷۹ء ص ۲۲۷ ان الفاظ میں کرتا ہے

"یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ بہت سے برسوں سے اس ملک میں عیسائی اپنی کتابیں ہندوؤں اور محمدیوں کو مفت دیتے ہیں یا ان کی قیمت کا چوتھائی حصہ لیتے ہیں۔ اور مدرسے بھی قائم کر کے لڑکوں کو اپنی کتابیں سکھاتے ہیں"

گارساں دتاسی اپنے خطبات میں کرسچین ورنیکولر ایجوکیشن سوسائٹی کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے ان کی مطبوعات کی کثرت کا حال لکھتا ہے

"انجمن کی طرف سے ایک بڑی تعداد مطبوعات کی شائع ہو چکی ہے۔ ہمارے خیال میں مسیحی مذہب کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں ہندوستان میں اب تک جس قدر مطبوعات شائع ہوئی ہیں ان میں سے ایک تہائی اس انجمن نے طبع اور شائع کرائی ہیں۔ انجمن کا اہم مقصد یہ ہے کہ ان کروڑوں نفوس جو ہندوستان میں بستے ہیں ان کی تعلیم و تلقین کا انتظام کرے جو ان ہی کی زبان میں ہو" (خطبات ۶۰۰)

فہرست مشنری کتب

ان سوسائٹیوں نے بائبل، اوراد و دعاؤں، مناجات اور گیتوں کے علاوہ ہندوستان کے دیگر مذاہب خصوصاً ہندو و مسلمانوں کے مذہب، ان کی کتاب برگزیدہ قرآن مجید اور اس کے پیغمبر محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے خلاف اور دین مسیحیت کی حقانیت و صداقت کو جتانے کے لئے حسب ذیل کتب شائع کی ہیں۔

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۱	میزان الحق (فارسی)	پادری سی جے فانڈر	یہ کتاب سنہ ۱۸۳۳ء میں مطبع امریکن مشن لدھیانہ میں طبع ہوئی پہلے فارسی بعد میں سنہ ۱۸۶۸ء میں اردو میں شائع ہوئی فارسی میں چھوٹی تقطیع ۳۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ (ک۔ش)
۲	طریق الحیات (فارسی)	ایضاً	۱۸۴۷ء میں فارسی کی سکندرہ عرفان پریس آگرہ میں اس کے بعد اردو میں چھپی ضخامت ۲۲۴ صائز ۱۸×۲۳ (ک۔ش)
۳	مفتاح الاسرار (فارسی)	ایضاً	
۴	حل الاشکال (اردو)	ایضاً	کشف الاستار کتاب استفسار معہ مراسلات مولانا آل حسن، مولانا عبداللہ کے جو ۲ میں سنہ ۱۸۴۷ء امریکن مشن لکھنؤ میں چھپی ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔
۵	رسالہ تحقیق دین حق	پادری اسمتھ	ایس سی عرفان پریس الہ آباد سنہ ۱۸۴۳ء میں نارتھ انڈین ٹریکٹ اینڈ سوسائٹی کے زیر اہتمام یہ کتاب چھپی صفحات ۵۰ ہیں۔ (ک۔ش)
۶	ابطال دین محمدی بمقابلہ دین عیسوی	پادری ایل اے ہے۔	سنہ ۱۸۵۴ء میں یہ کتاب پرسبیٹیرین مشن پریس الہ آباد میں شائع ہوئی۔
۷	رسالہ دلیل افراش زوال دین محمدی	پادری جے ولسن	سنہ ۱۸۳۹ء میں مشن پریس الہ آباد میں طبع ہوئی۔
۸	شریف سبتین	منشی رجب علی	۹۶ صفحہ کا رسالہ سنہ ۱۸۶۷ء میں امریکن مشن پریس لکھنؤ میں شائع ہوا۔
۹	تعلیقات	پادری عمادالدین	اس کتاب کو پنجاب رلیجس بک سوسائٹی نے شائع کیا۔ (ک۔ش)
۱۰	ہدایت المسلمین	ایضاً	سنہ ۱۸۶۸ء میں مطبع نور لاہور میں چھپی یہ کتاب حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ (ک۔ش)
۱۱	تحقیق عرفان	ایضاً	یہ کتاب بھی مطبع نور میں سنہ ۱۸۶۸ء میں شائع ہوئی۔
۱۲	تفتیش الاجابت یا تاریخ محمدی	ایضاً	یہ گندی اور ناپاک کتاب جس میں حضور کی سوانح عمری انتہائی شرمناک ذہنیت کے ساتھ ناقابل اعتبار لٹریچر کی بنیاد پر لکھی گئی ہے۔ آفتاب پنجاب پریس امرتسر میں گر پنجاب رلیجس بک سوسائٹی کے اہتمام سے سنہ ۱۸۷۱ء میں چھپی۔ (ک۔ش)
۱۳	تفتیش الاحادیث یا تعلیم محمدی	ایضاً	یہ دوسرا حصہ عقائد و عبادات اسلامیہ معاملات محمدیہ اور قصائص وغیرہ سے متعلق ہے اس میں مولف نے ہر چیز کی تردید و اعتراض اور اس کا مذاق اڑانے کی کوشش کی ہے یہ کتاب سنہ ۱۸۸۰ء میں وکیل ہندوستان پریس امرتسر میں کرسچن ٹریکٹ سوسائٹی کی جانب سے چھپی۔ ۲؎
۱۴	مکاشفات	پادری عمادالدین	سنہ ۱۸۷۰ء میں طبع ہوئی۔
۱۵	نغمۂ طنبوری	ایضاً	
۱۶	تحقیق الایمان	ایضاً	مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ازالۃ الاوہام کے جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے یہ کتاب وکیل ہندوستان پریس امرتسر میں چھپی پنجاب رلیجس بک سوسائٹی کے اہتمام میں طبع ہوئی۔ (ک۔ش)
۱۷	عقوبۃ الضالین	ایضاً	

۱؎ ک۔ش۔ کا مقصد یہ ہے کہ یہ کتاب مولانا کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔

۲؎ ازالۃ الاوہام مولانا رحمۃ اللہ

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
۱۸	آثار قیامت	پادری عمادالدین	یہ بھی مذکورہ پریس اور سوسائٹی نے شائع کی سنہ ۱۸۷۷ء میں۔ (ک۔ش)
۱۹	سن انا		یہ ۲۲ صفحہ کا رسالہ حضرت عیسیٰ کی تعریف میں ہے۔ مفیدالاسلام پریس امرتسر میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب نے سنہ ۱۸۷۴ میں شائع کیا
۲۰	رسالہ ثلاثۃ الکتب	کپتان ولیم [illegible]	قرآن مجید کی رد میں یہ کتاب سنہ ۱۸۶۲ء میں لدھیانہ مشن پریس میں چھپی۔ (ک۔ش)
۲۱	تفتیش الاسلام	[illegible]	
۲۲	نیاز نامہ	پادری صفدر ایکسٹرا اسسٹنٹ	نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی نے مشن پریس الہ آباد میں سنہ ۱۸۹۶ء میں شائع کرائی۔ (ک۔ش)
۲۳	رسالۃ النبی براہین	پادری صمول و رجب علی	مخالفت دہریت میں یہ رسالہ لکھا گیا سنہ ۱۸۶۹ء میں چھپا۔
۲۴	آئینہ اسلام	پادری رجب علی۔	
۲۵	تصدیق الکتاب	پادری [illegible]	سنہ ۱۸۴۴ء میں مشن امریکن پریس میں سنہ ۱۸۷۴ء میں شائع ہوئی۔ (ک۔ش)
۲۶	علم الہی عقلی	ایضاً	دہریت کی مخالفت میں یہ کتاب مطبع امریکن مشن لکھنؤ میں سنہ ۱۸۷۷ء میں چھپی (ک۔ش)
۲۷	مسیح الدجال	ماسٹر رامچندر	اس کتاب میں حضور اقدس کو نقل اور دیگر دلیلوں سے دجال ثابت کرنے کی کوشش کی گئی
۲۸	رسالہ تحریف القرآن	ایضاً	
۲۹	کلید آدم	[illegible]	حضرت آدم اور یسوع مسیح کی تعریف میں یہ کتاب لکھی گئی ہے اس کتاب پر سر ولیم میور نے مولف کو انعام دیا تھا۔ یہ کتاب نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی نے امریکن مشن پریس میں شائع کرائی۔ (ک۔ش)
۳۰	اصلیت قرآن	عبداللہ آتھم۔	
۳۱	رسالہ اظہار طنبوری	پادری ٹھاکر داس	
۳۲	دینی و دنیاوی تاریخ کا مجموعہ	پادری کنشن دھین	سنہ ۱۸۷۴ء میں مشن پریس الہ آباد میں چار سو صفحات پر مشتمل چھپی۔
۳۳	رسالہ سیرت المسیح والمحمد	پادری ٹھاکر داس	
۳۴	عدم ضرورت قرآن	ایضاً	
۳۵	رسالہ شہادت قرآنی	سر ولیم میور	
۳۶	رسالہ مرآۃ القرآن	پادری محبوب مسیح	

ان کتابوں میں سب سے پہلی غیر مہذب اعتراضات سے بھرپور اور زہریلی کتابیں میزان الحق۔ طریق الحیات، اور مفتاح الاسرار ہیں۔ یہ کتابیں سلسلہ وار پادری فانڈر نے شائع کی ہیں۔ یہی وہ تنزیلی کتابیں ہیں جن کی تمام مصنفین نے تقریباً دشائی کے ساتھ نقل کی اور ان غیر شریفانہ اعتراضوں سے اپنی کتابوں کو آلودہ کیا ہے۔

چنانچہ ان تمام کتابوں میں متنازعہ فیہ مسائل اور اعتراضات ایک ہی قسم کے ہیں۔ ایک ہی خباثت کو بار بار مختلف عنوانات اور ناموں یا عبارت کے ساتھ دہرایا گیا ہے۔

مسلمانوں پر جن اعتراضات کی بوچھاڑ کی گئی ہے وہ یہ تھے

(۱) قرآن مجید اصلی نہیں ہے اس میں تحریف و تبدیلی ہوئی۔

(۲) قرآن مجید میں کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ توریت اور زبور سے سرقہ کی گئی ہے اس کے علاوہ اس میں جو کچھ ہے وہ یہودیوں کی خرافات ہے۔

(۳) نبی کی نبوت کے لئے معجزے ضروری ہیں محمد رسول اللہ سے کسی معجزہ کا ظہور نہیں ہوا اس لئے وہ نبی نہیں تھے۔
(۴) محمد رسول اللہ کی رسالت کی کوئی پیشینگوئی کتب عہد عتیق و جدید میں نہیں ہے اس لئے وہ پیغمبر نہیں تھے۔
(۵) کتاب مقدس کے مطالب قرآن و حدیث کے خلاف ہیں اس لئے قرآن کتاب الٰہی نہیں ہے۔
(۶) اسلام جھوٹ کی تعلیم دیتا ہے۔
(۷) قرآن مجید کی آیات ایک دوسرے کے مخالف اور متضاد ہیں اس لئے قرآن کلام الٰہی نہیں ہے۔
(۸) قرآن میں گناہ کی معافی کا کوئی وسیلہ نہیں ہے۔
(۹) اسلام جہاد و بزور شمشیر کے ذریعہ پھیلایا گیا۔
(۱۰) محمد رسول اللہ کو وحی نہیں آتی تھی بلکہ وہ مرگی کی بیماری تھی جس میں وہ مبتلا تھے۔
(۱۱) قرآن مجید کی جھوٹی آئتیں۔
(۱۲) حضور اقدس کی ذات اقدس پر شرمناک و نازیبا الزامات دھرے۔
(۱۳) انجیل اور کتب عہد عتیق میں منسوخ نہیں ہوئی اور نہ اس میں تحریف ہوئی۔
(۱۴) قرآن مجید انجیل کے الٰہی کتاب ہونے کا اقراری ہے۔
(۱۵) نجات مسیح کے راستہ پر ہے۔

ان اعتراضات کے مطالعے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر معترض کی ذہنیت ایک ہی غلاظت میں بسی ہوئی ہے۔ سب نے رذیلوں ننگوں کے سہارے سے نبی آخرالزماں رحمۃ للعالمین کو بدنام و رسوا کرنے کی ناپاک و ناکام کوشش کی اور اپنے بد باطن اور ناپاک قلوب کو آشکارا کیا ہے۔ بعض نے تو حد کر دی۔ شرافت و انسانیت و اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر انتہائی گندہ ذہنی اور ذہنی غلاظت کے ساتھ حضور انور کی ذات والا صفات پر انتہائی غیر شریفانہ کمینہ اور غیر مہذب حملے کئے ہیں۔

ان میں پادری عماد الدین کا گندہ قلم زیادہ گستاخ اور ان کی کتاب تحقیق الاحادیث بے بنیاد الزام و بہتان اور سے زیادہ سیاہ نظر آتی ہے۔ یہ بے لگام پادری حضور اقدس کی شان میں لکھتا ہے:۔

"آپ نفسانی لذات خاص کر شہوت کے ایسے پابند تھے کہ گویا دنیا میں اسی کام کے لئے آئے تھے۔ کنیزک اور باندی سے نکاح نہ کرنا بے نکاح اس سے ہم بستر ہونا۔ جو عورت حضرت کو نہ کرے اس کو جبراً جورو بنانا۔ (یہ کام حضرت کا تھا) نعوذ باللہ۔

یہی پادری بہتان لگاتا ہے:۔

ایک روز جمعہ کے دن محمد صاحب اس (اپنی بیوی جویریہ) کے پاس آئے۔ مطلب ہم بستر ہونے کا تھا۔ مگر عورت روزہ سے تھی۔ اور روزہ کی حالت میں صحبت کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت نے اس کا روزہ اس حیلے سے افطار کرایا کہ اس کو کہا کہ کل جمعرات کو بھی روزہ رکھا تھا کہ نہیں کہا نہیں رکھا۔ فرمایا تو اب روزہ توڑ ڈال اور صحبت کر۔ (نعوذ باللہ)

یہی پادری اپنی کتاب تحقیق الاحادیث کے صفحہ ۲۲۱ پر کہتا ہے۔

محمد صاحب کے بستر کے نزدیک ایک پیالہ رکھا تھا جس میں رات کو پیشاب کیا کرتے تھے ایک رات اس میں پیشاب کیا صبح ام ایمن لونڈی سے کہا اس پیشاب کو باہر پھینک دے وہ بولی اس میں پیشاب نہیں ہے وہ پیالہ خالی دکھا کے کہا کیونکہ رات کو مجھے پیاس لگی تھی میں نے اسے پی لیا۔ حضرت نے اس کو اس نالائق مکروہ حرکت سے منع نہیں کیا۔ بلکہ خوش ہو کر ہنسے اور کہا کہ اب تیرے پیٹ میں کبھی درد نہ ہوگا۔ اور نہ دھونے اور کلی کرنے کا بھی اسے حکم نہیں دیا۔ دوسری ایک عورت برکہ نام نے ان کا پیشاب نوش کر لیا۔ اس سے بھی حضرت خوش ہوئے اور کہا تو کبھی بیمار نہ ہوگی۔ اور ایک مرد نے بھی حضرت کا پیشاب پیا تھا اور ایک حجام نے حضرت کا خون بیماری کا نکلا ہوا پیا تھا حضرت نے اس سے کہا اب تو کبھی بیمار نہ ہوگا۔ حالانکہ خود حضرت اسی ناپاک خون سے بیمار تھے۔

ان الزامات سے اندازہ لگایئے کہ حکومت ایسی تصنیفات کی موجودگی میں اپنے آپ کو حکومت کا اہل کہہ سکتی ہے، اور اپنے ہم مذہب مبلغین اور پادریوں کو ایسے افعال و حرکات شنیعہ کے کرنے کی اجازت دیتے ہوئے اپنے آپ کو رعایا پرور، نیک نیت مہذب اور غیر جانبدار ثابت کر سکتی ہے دنیا کی تاریخ میں ایسی گندہ تصنیفات اور رسوا کن شرمناک شیطنت کی مثال کسی سلطنت میں نظر نہیں آئے گی۔

اخبارات و رسائل

کتابوں کے علاوہ اخبارات و رسائل بھی نکالے گئے جن کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہندوستان کے مذاہب اور ان کے رشیوں اور منیوں کا مضحکہ اڑایا جائے اور اپنے مذہب کی قدوسیت و فضیلت جتائی جائے۔ اس کام کے لئے عیسائیوں کے کون کون سے رسالے اور اخبارات نکلے وہ یہ تھے۔

(۱) سماچار درپن:۔ اس کو سیرامپور کے پادریوں نے سنہ ۱۸۱۸ء میں جاری کیا۔ (داستان تاریخ اردو)

(۲) خیر خواہ ہند:۔ یہ رسالہ مرزاپور کی امریکن مشنری جو پروٹسٹنٹ فرقے سے تعلق رکھتی تھی سنہ ۱۸۳۷ء میں نکالا جو فارسی اور لاطینی رسم الخط میں چھپتا تھا۔ اس رسالہ کے ایڈیٹر پادری ماتھر مذکورہ سوسائٹی کے مشہور مصنف تھے۔ جن کی مذہب عیسوی پر کافی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور خاص طور پر دین خدا کی بائبل کے پہلے مرتب ہیں اس اخبار میں نہ صرف امریکی مشنری سوسائٹی کے بھی بلکہ ہر فرقہ کی پروٹسٹنٹ مشنریوں کے مضامین...... شائع ہوتے تھے اسکا مقصد تبلیغ مذہب نصاریٰ ہے۔

(۳) محب ہند:۔ پنڈت ماسٹر رامچندر دہلوی نے یہ رسالہ ۱۸۵۲ء میں نکالا تھا انہوں نے اس کے علاوہ فوائد الناظرین پرچہ بھی جاری کیا۔ یہ وہ ماسٹر صاحب ہیں جن کے عیسائی ہونے پر ۱۱ر جولائی سنہ ۱۸۵۲ء میں شہر کے اندر بڑا غلغلہ پیدا ہوا تھا۔ اور طالب علموں نے مشن اسکولوں میں اپنا نام لکھوانا بند کر دیا تھا [1]

(۴) شملہ اخبار شملہ سے شائع ہوا، یہ اخبار سر ہربرٹ ایڈورڈ کی سرپرستی میں نکلتا تھا۔ اس کا اجرا سنہ ۱۸۵۳ء میں ہوا۔ یہ اخبار اردو کا تھا۔ لیکن چندہ دینے والے ہندو زیادہ تھے۔ اس لئے اس کی طباعت دیوناگری میں ہوتی تھی۔ سرپرست موصوف کی خواہش تھی کہ تمام ہندوستان عیسائی بن جائے۔ موصوف کی تحریک پر ان مدارس میں جہاں برطانوی نظم و نسق کی تعلیم دی جاتی تھی۔ انجیل کی تعلیم لازمی قرار دی گئی۔ آپ کا کہنا تھا کہ انجیل کی حیثیت مستند ادب کی ہے [2]

(۵) بادر او:۔ سنہ ۱۸۵۹ء میں یہ رسالہ جاری ہوا۔ یہ روشن خیالات کا مؤید بمبئی کی کسی انجمن کا رسالہ ہے۔ اس نے ان لوگوں کے لئے جو تین ہزار روپے کے اخراجات کے متحمل ہو سکتے ہیں انگلستان جانے کی استدعا کی اس کے ساتھ یہ بھی لکھا کہ جن لوگوں سے میں مخاطب ہوں ان میں یہ اعتراض کریں گے کہ ہمارا مذہب خطرہ میں پڑ جائے گا لیکن وہ مذہب ہی کیا جسے ہم زمین کے ایک سرے سے دوسرے تک نہ لے جا سکیں۔ [3]

(۶) خیر خواہ خلق:۔ یہ اخبار سنہ ۱۸۶۳ء سے نکلنا شروع ہوا ہر مہینہ میں دو مرتبہ آگرہ میں سکندرہ تیمی مشنری چھاپے خانے سے شائع ہوتا ہے۔ یہ چھوٹی تقطیع میں صرف ایک ورق دو کالم میں چھپتا ہے۔ یہ بالکل مذہبی قسم کا اخبار ہے۔ اس کا مقصد دین مسیحی کی اشاعت ہے اس کے سرورق پر یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں:۔

"خدا کا خوف دانائی کی ابتدا ہے اور مذہبی آدمی کے نزدیک علم اور احتیاط ہم معنی ہیں"

سیاسی چیزوں کے علاوہ اس میں مذہبی تاریخی علمی مضامین ہوتے ہیں اور کبھی کبھی لیتھو میں تصاویر بھی ہوتی ہیں ۱۵ر دسمبر سنہ ۱۸۶۳ء کے پرچے میں برگدون کے درخت کی ایک تصویر دی اور اس کا مطلب سمجھاتا ہے

[1] مرحوم کالج دہلی [2] خطبات گارسان دتاسی ص ۸۱۱ [3] ایضاً ۲۵۲

سنہ ۱۸۸۰ء میں آپ نے جب یہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حکومت کے سایہ میں نہایت پرزور مشنری کام کر رہی ہے۔ اور عیسائی مذہب ساری دنیا میں ایک طوفانِ عظیم کی طرح جوش مار رہا تھا۔ اس وقت مرزا جی نے براہین احمدیہ کتاب لکھی۔ جس کے چار حصے ہیں۔ اس کتاب کا ذکر حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمتہ اللہ علیہ نے رد نصاریٰ کی فہرست میں ان الفاظ میں کیا ہے۔

"اس عمدہ اور مبسوط کتاب میں دو طریقے سے مذہب اسلام کی حقانیت ثابت کی ہے۔ اول تو تین سو دلائل عقلیہ سے۔ دوئم ان آسمانی نشانیوں سے جو سچے دین کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ضروری ہیں حق تو یہ ہے کہ اثبات حقیقت اسلام میں یہ عمدہ کتاب ہے۔"

یہ تبصرہ مولانا محمد علی مونگیری کا اس زمانہ کا ہے۔ جب آپ نے اپنے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا تھا۔

سنہ ۱۸۹۳ء میں مرزا جی کا مسٹر عبداللہ آتھم کے ساتھ امرتسر میں اسلام اور مسیحیت کے عنوان پر مناظرہ ہوا۔ جس میں عیسائیوں کو ہارنا پڑا۔

اس مناظرہ میں ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ پادریوں نے چند بیمار لڑکے چھپا رکھے تھے۔ درمیان مناظرہ میں وہ بیمار لڑکے مرزا صاحب مدعی مسیح موعود کے سامنے لاکر کھڑے کر دیئے اور ان سے مطالبہ کیا۔ کہ آپ مسیح ہونے کے مدعی ہیں یہ چند لڑکے بیمار ہیں۔ انہیں ہاتھ لگا کر اچھا کر دیجئے۔ مناظرہ میں بڑے قہقہے لگے۔ مرزا جی کھڑے ہوئے اور انہوں نے الزامی جواب حسب ذیل دیا۔

کہ مسیح ناصری نے یہ فرمایا ہے اگر تم میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہے تو تم قدرت کے خزانوں کے مالک بن سکتے ہو۔ اور پہاڑوں کو حکم دے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجا سکتے ہو۔ اور کوئی بات تمہارے سامنے ان ہونی نہیں ہو سکتی۔ (متی باب ۱۰ و لوقا ۱۰)۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ سچی حضرات جو یہاں جمع ہیں اپنے مسیح پر ضرور ایمان رکھتے ہیں۔ آپ لوگوں کا ایمان رائی کے دانے سے تو بہرحال بڑا ہوگا۔ میں آپ کا ممنون ہوں گا کہ آپ ہی ذرا اپنا ہاتھ لگا کر زندہ کر دیجئے۔ پادری اس پر خاموش ہو گئے۔

سنہ ۱۹۰۵ء میں مرزا جی نے اپنی جماعت پروپیگنڈہ کے لئے یہ رسالہ جاری کیا۔ جس میں عیسائیوں کے الزامات کے جوابات بھی شائع کئے جاتے تھے۔ **تشحیذ الاذہان**

مرزا جی نے وہ کتابیں جو انہوں نے خالص اسلامی نقطۂ نظر سے لکھی ہیں۔ اور رد نصاریٰ میں ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) براہین احمدیہ جلد چہارم۔ حصہ پنجم میں بھی صداقت اسلام اور معجزات کی حقیقت اور کمالات کے مدارج بحث کی ہے۔

(۲) اسلامی اصول کی فلاسفی:۔ اس میں مذہب کی بنیادی اصولوں پر اسلامی نکتۂ نگاہ سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

(۳) آئینہ کمالات اسلام:۔ اس کتاب میں اسلامی تعلیمات کی حکمت اور ملائک وغیرہ کے مسائل پر بحث ہے۔ اور تعلیم اسلامی کی اکملیت کو ثابت کیا گیا ہے۔

۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء میں مرزا جی کا انتقال ہوا۔ آپ کے جنازہ کو قادیان میں مقبرہ بہشتی کے سامنے رکھا گیا۔

مولوی چراغ علی

نواب عظیم یار جنگ بہادر مولوی چراغ علی۔ آباؤ اجداد کا اصلی وطن کشمیر تھا۔ وہاں سے ان کا خاندان آیا۔ اور پھر میرٹھ چلا گیا۔ ان کے والد ماجد مولوی محمد بخش سہارنپور و میرٹھ میں پہلے ملازم ہوئے پھر سنہ ۱۸۳۹ء میں پنجاب و سرحد میں مہتمم بندوبست ہوئے۔ یہ منصب کلکٹر کے عہدے سے کم نہ تھا۔

مولوی صاحب سنہ ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوئے دس برس کے تھے کہ والد بچپنے ہی میں سنہ ۱۸۵۶ء میں فوت ہو گئے۔ مولوی صاحب کے تین بھائی اور تھے۔ آپ سب سے بڑے تھے۔ آپ کی تعلیم و تربیت میرٹھ میں ہوئی۔ لیکن اردو فارسی، انگریزی کی معمولی تعلیم ہو سکی۔ کوئی امتحان پاس نہ کر سکے۔ ابھی طالب علم تھے کہ ضلع بستی میں خزانے کے منشی ہو گئے۔ بیس روپے تنخواہ ہوئی۔ چند سال بعد غالباً سنہ ۱۸۶۲ء میں لکھنؤ میں ڈی مسٹر ہو گئے۔ اور پھر سیتاپور تبادلہ ہو گیا۔ مولانا صاحب کی طبیعت کا رجحان مذہب کی طرف تھا۔ اور اسلام کی حقانیت عیسائی پادریوں کے سامنے پیش کرنے اور ثابت کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ سرسید سے آپ کے تعلقات ہو گئے۔ انہوں نے سالار جنگ کے پاس مولوی صاحب کو بھیجدیا۔ وہاں ان کو مدد کا معتمد مال گذاری کا عہدہ دیا گیا۔ چار سو روپیہ تنخواہ ہوئی۔ اس کے بعد سات سو ہوئے اور معتمد مال گذاری کے عہدے پر تقرر ہو گیا۔ اور پندرہ سو روپے تنخواہ مقرر ہوئی۔ اس کے بعد ورنگل و گلبرگہ کے صوبیدار ہوئے۔ اور معتمد فنانس ہوئے۔ یہ سب خدمات محنت و قابلیت اور دیانت کے ساتھ انجام دیں۔ کہ صلے میں نواب اعظم یار جنگ کا خطاب ملا۔

مولوی چراغ علی نہایت مستقل مزاج صاحب رائے بے لوث اغیر متعصب اور انتہا درجے کے جفاکش آدمی تھے۔ جس زمانے میں فنانشل سیکریٹری تھے خبر ملی کہ مسٹر کرالی کنٹرولر ہو کر آرہے ہیں۔ مولوی صاحب نے فنانس پر انگریزی کی بہت اعلیٰ درجہ کی کتابیں منگالیں اور ایسا مطالعہ کیا کہ جب مسٹر کرالی سے ملاقات ہوئی اور اس موضوع پر گفتگو کا موقع پیش آیا تو وہ ان کی قابلیت اور وسعتِ معلومات پر حیران رہ گئے۔

مولوی چراغ علی نے اپنی محنت سے اعلیٰ تعلیم کی کمی پوری کر لی تھی۔ عربی فارسی کے عالم تھے۔ کلدانی لاطینی، یونانی زبانوں میں مہارت پیدا کر لی تھی۔ انگریزی زبان پر تو ایسی قدرت حاصل تھی کہ بڑے بڑے انگریزی اخبارات کے ایڈیٹر ان کی قابلیت کے معترف تھے۔

بے تعصب ایسے تھے کہ کسی فرقہ و مذہب سے کوئی پرخاش نہ تھی یہاں تک کہ اسلامی فرقوں میں سے کسی سے تعلق نہ تھا۔ چنانچہ مردم شماری کے موقعہ پر فرقہ کے خانہ میں اپنی بیوی کے نام سامنے شیعہ لکھدیا۔ اور اپنے اور اپنے بیٹوں کے نام کے آگے صفر لکھدیئے۔ ۱۵ جون سنہ ۱۸۹۵ء مطابق ذالحجہ سنہ ۱۳۱۲ھ میں انتقال ہوا۔ چراغ حق (۱۳۱۲ھ) تاریخ ہے۔ (۱) آپ کی رد نصاریٰ میں تحقیق الجہاد (۲) تعلیقات پادری عمادالدین کی تاریخ محمدی کا جواب (۳) قدیم مولویوں کی مختصر تاریخ۔